اِنَّ الحیاءَ من الایمانِ ﷺ

حیا اور پاکدامنی

محبوب العلماء والصلحا

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر

223 سنت پورہ فیصل آباد

☎ +92-041-618003

باب ۴

مخلوط محفلوں سے اجتناب

مردوں اور عورتوں میں بے محابا اختلاط تو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک کسی نبی علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت میں جائز نہیں رکھا گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مدین پہنچے تو انہوں نے ایک کنویں پر لوگوں کا ہجوم دیکھا جو اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ ایک طرف دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو لیکر الگ تھلگ کھڑی تھیں۔ جب ہجوم رخصت ہو گیا تو ان لڑکیوں نے بچے کچھے پانی سے اپنی بکریوں کو سیراب کیا مگر مردوں کے ہجوم میں گھسنا پسند نہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پوچھنے پر بتایا۔

قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاۗءُ (القصص: ۲۳)

[بولیں ہم نہیں پانی پلاتیں چرواہوں کے چلے جانے تک]

اس سے معلوم ہوا کہ شریف گھرانوں کی عورتیں عام مردوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط کو طبعاً بھی گوارا نہیں کرتی تھیں۔

جامع ترمذی کی روایت ہے جب سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح ہونے لگا تو پردے کی آیات نازل ہوئیں۔ اس وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر کے بیٹھی ہوئی تھیں۔

وھی مولیۃ وجھھا الی الحائط (ترمذی شریف)

[وہ اپنا رخ دیوار کی طرف کیے بیٹھی تھیں]

اس سے معلوم ہوا کہ قدسی نفوس طبعاً اس چیز کی طرف مائل نہیں ہوتے جن سے بچنے کا شریعت نے حکم دیا ہو، تاہم نفس اور شیطان ہمارے دشمن ہیں۔ ان کو مل کر کام کرنے کا موقع میسر آجائے تو یہ دھیرے دھیرے نیک لوگوں کو بھی گناہ میں ملوث کر دیتے ہیں۔

ایک ناقابل تردید حقیقت

اگر ایک تنگ راستے پر دو طرفہ ٹریفک چل رہی ہو تو گاڑیوں کے ٹکرانے کی شرح بہت زیادہ ہوگی، اگر یک طرفہ ٹریفک چلے تو شرح بہت کم ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی جگہ مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے تو ان کے گناہ میں ملوث ہونے کی شرح بہت زیادہ ہو جائے گی۔ اگر پردے کی پابندیاں لگا کر مردوں اور عورتوں کو الگ الگ کر دیا جائے تو پھر گناہ میں ملوث ہونے کی شرح بہت کم ہو جائے گی۔ شریعت نے اسی اصول کے تحت مسلمان مردوں اور عورتوں کو آزادانہ اختلاط سے مکمل اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ دوسرے الفاظ میں اگر بانسری بجنے کو ختم کرنا ہے تو اس میں استعمال ہونے والے بانس کی پیداوار کو روکنا پڑے گا، یعنی احتیاطی تدابیر اختیار کرنی پڑیں گی۔ جو کام نہ کرنا ہو اس کے موقع ہی سے بچنا چاہیے، جب بھی گاڑیاں آمنے سامنے آئیں گی تو ایک نہ ایک دن ضرور ٹکرائیں گی۔ اسی طرح جب بھی غیر محرم کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملے گا تو ایک نہ ایک دن ملاپ ہو ہی جائے گا۔ دو ماہر ڈرائیور بھی ذرا سی غفلت کریں تو ایکسیڈنٹ کر بیٹھتے ہیں اسی طرح اگر نیک لوگ پردے میں بے احتیاطی کریں تو گناہ کے مرتکب ہو بیٹھتے ہیں۔

دو سنہری اصول

روز مرہ کے تجربات و مشاہدات کو مد نظر رکھتے ہوئے بعض لوگ اچھے اچھے اصول وضع کر لیتے ہیں۔ ان میں سے دو اصول درج ذیل ہیں۔

(۱) مرفی کا قانون: (Murphy`s law)

If any thing can go wrong, it will go wrong

(اگر گناہ کا موقع ملتا رہیگا تو ایک نہ ایک دن ارتکاب ہو ہی جائے گا)

لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ گناہ کے موقع سے ہی بچا جائے تاکہ ملوث ہونے کی نوبت ہی نہ آئے۔ اگر کسی جگہ مردوں عورتوں کی مخلوط محفلیں منعقد ہوتی رہیں گی تو گناہ کی صورتیں بھی سامنے آتی رہیں گی۔

(۲) احتیاط شرمندگی سے بہتر ہے:

Rather to be safe than to be sorry

(احتیاط کرنا شرمندہ ہونے سے بہتر ہے)

اگر کسی کام میں شرمندگی اور ندامت اٹھانے کا خطرہ ہو تو اس کام میں بہت احتیاط برتنی چاہیے۔ اسی طرح عزت وناموس کی حفاظت کرنی ہو تو مخلوط محفلوں میں جانے سے گریز کرنا چاہیے۔

ان دونوں اصولوں کو سامنے رکھ کر یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ نہ تو عورت کو بے حجاب مردوں کے سامنے آنا چاہیے اور نہ ہی مخلوط محفلوں کی زینت بننا چاہیے۔ اسی میں عزت وناموس کی حفاظت ہے اور یہی شریعت کا حکم بھی ہے۔

شریعت محمدی ﷺ کا حسن و جمال

دین اسلام کے احکام میں حسن و جمال کا یہ عالم ہے کہ جن کاموں سے روکا گیا ہے ان کی شروعات سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر زنا کو حرام قرار دیا تو مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو بھی سختی سے منع کر دیا۔ جن مواقع پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط ممکن تھا ان کے بارے میں وضاحت سے ایسے قوانین لاگو کر دیئے کہ اختلاط کا امکان ہی نہ رہے چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

☆...... عورتوں کی تعلیم کا دن جدا

ایک مرتبہ حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ۔ میں اپنے پیچھے رہنے والی مسلمان عورتوں کی ایک جماعت کی نمائندہ اور قاصد ہوں۔ سب وہی کہتی ہیں جو میں کہتی ہوں۔ سب کی وہی رائے ہے جو میری رائے ہے۔ میری گذارش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں جماعتوں کے لئے رسول ﷺ بنا کر بھیجا ہے، ہم آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی پیروی کی، ہم عورتیں گھروں میں پردے میں رہتی ہیں، مردوں کی جنسی ضرورت پوری کرتی ہیں، ان کے بچوں کو اٹھائے ہوتی ہیں۔ جبکہ مرد لوگ نماز باجماعت میں حاضری، نماز جنازہ میں حاضری اور جہاد میں شرکت کی وجہ سے نیک کاموں میں ہم سے بازی لے گئے۔ مرد لوگ جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو ہم ان کے مالوں کی حفاظت کرتی ہیں ان کے بچوں کی پرورش کرتی ہیں کیا ہم بھی ان کے اجر و ثواب میں شریک ہوں گی۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم نے دین کے سلسلے میں اس سے بہتر سوال کرنے والی کسی عورت کی بات سنی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا جی ہاں اے اللہ کے

رسول (واقعتاً اس عورت نے بہترین سوال پوچھا ہے)

نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اے اسماء رضی اللہ عنہا جاؤ اور ساری عورتوں کو بتا دو کہ تمہارا شوہر کی خدمت کرنا۔ اس کی رضامندی طلب کرنا اور اس کی بات کو مان لینا اس تمام اجر وثواب کے برابر ہو جائے گا جو تم نے مردوں کے متعلق ذکر کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اللہ اکبر کہتی ہوئی اور کلمہ طیبہ پڑھتی ہوئی خوشی خوشی واپس لوٹ گئیں۔ (الاستیعاب لابن عبدالبر)

نبی علیہ السلام نے عورتوں کی تعلیم کے لئے ایک خاص دن مقرر فرما رکھا تھا۔ اس دن عورتیں اپنے گھروں سے باپردہ نکل کر اس جگہ آجاتی تھیں اور نبی علیہ السلام ان کو دین سکھایا کرتے تھے۔

☆...... عورتوں کی گزرگاہ جدا

نبی علیہ السلام نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

علیکن بحافات الطریق (ابن کثیر ۳/ ۲۸۷)

(عورتیں راستے کے کناروں پر چلیں)

اگر کسی عورت کو گھر سے نکل کر کسی جگہ جانا ہو تو وہ راستے کے درمیان میں اور مردوں میں گھس کر نہ چلے بلکہ راستے کے کنارے پر چلے تاکہ مردوں سے دور رہے۔ روایات میں آیا ہے کہ اس حکم کے بعد صحابیات رضی اللہ عنہن راستے کی دیواروں کے اتنا قریب چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے لگتے تھے۔

☆...... مسجد میں داخلے کا دروازہ جدا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دروازہ عورتوں کے لئے مخصوص کرنے کا حکم فرمایا تاکہ عورتیں اس دروازے سے آئیں اور جائیں۔ مرد لوگ اس دروازے

کے قریب بھی نہ جائیں۔ حضرت ابن عمر ﷺ نے یہ فرمان سنا تو مرتے تک پوری بقیہ زندگی دن رات کے کسی وقت بھی اس دروازے سے گزرنا گوارا نہ کیا۔ اس دروازے کا نام باب النساء پڑ گیا۔

ابوداؤد شریف کی روایت کے الفاظ ہیں۔

لو ترکنا ھذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منہ ابن عمر ﷺ حتی مات (سنن ابی داؤد: ۲/۵۸۱)

[یہ دروازہ عورتوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ امام نافع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس کے بعد ابن عمرؓ مرتے دم تک اس دروازے سے مسجد میں داخل نہیں ہوئے]

صحابہ کرام ﷺ کے اس تقویٰ پر قربان جائیں۔ ان کا یہ عمل مخلوط محفلوں کے حامیوں کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ ہے۔

☆.....عورتوں کی صفیں مردوں سے جدا

اللہ تعالیٰ کو نماز کی صفوں میں مردوں کا عورتوں سے دور رہنا اور عورتوں کا مردوں سے دور رہنا پسندیدہ اور محبوب ہے حالانکہ نماز پڑھتے ہوئے انسان کوئی گندی حرکت کر بھی نہیں کر سکتا۔ مزید برآں مرد یا عورت کے لئے نماز کی حالت میں ایک دوسرے پر بری نگاہ بد ڈالنا بھی مشکل ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرۃ ﷺ نے نبی علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ

خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا آخرھا وخیر صفوف النساء آخرھا وشرھا اولھا (ابوداؤد)

[مردوں کی صفوں میں بہتر صف پہلی صف ہے جبکہ بری صف پچھلی ہے۔ عورتوں کی صفوں میں بہتر صف آخری صف ہے اور بری صف پہلی صف ہے]

نماز میں توجہ الی اللہ اور رجوع الی اللہ کی کیفیت ہوتی ہے۔ مؤمن کو کسی نہ کسی

درجے میں یہ خیال ہوتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں۔ اگر اس یکسوئی کی حالت میں بھی مردوں اور عورتوں کے اختلاط کو پسند نہیں کیا گیا تو پھر شادی بیاہ کی غفلت بھری محفلوں میں مردوں عورتوں کا اختلاط کہاں جائز ہوگا۔

نماز میں عورتوں کو آخری صفوں میں کھڑا ہونے کا حکم اس لئے دیا کہ نماز کے لئے مرد لوگ پہلے مسجدوں میں آجائیں بعد میں عورتیں آئیں۔ جب جماعت ہو جائے تو عورتیں جلدی سے نکل کر گھروں میں پہنچ جائیں بعد میں مرد لوگ مسجد سے باہر نکلیں۔ شرح شریف کی اس احتیاط پر شیطان کے لئے رونے پیٹنے کے سوا اور کچھ نہیں بچتا۔

☆......عورتوں کا مسجد میں آنا

باوجود اس کے کہ دین اسلام میں عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع نہیں کیا گیا، اگر وہ پردے کی حدود اور شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسجد میں آکر جماعت میں شریک ہوں تو اجازت ہے تاہم پسند اس بات کو کیا گیا ہے کہ عورتیں مسجد میں آنے کی بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھیں۔

ام حمید ساعدیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے مگر تیرا ایک گوشہ میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے حجرے میں نماز پڑھے اور تو اپنے حجرے میں نماز پڑھے یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھے اور تیرا اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھے اور تیرا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو جامع مسجد میں نماز پڑھے۔ (مسند احمد و طبرانی)

آخر یہ فرق کیوں ہے کہ مرد کیلئے تو بڑی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے اور عورت کیلئے گوشہ تنہائی میں نماز پڑھنا افضل ہے؟ اس میں حکمت یہ ہے کہ مرد و زن

کے اختلاط کو روکا جائے۔

☆......حج میں عورتوں کا طریق

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور مرد و عورت دونوں پر فرض ہے۔ اگرچہ یہ بھی ایک اجتماعی عبادت ہے لیکن اس میں بھی حتی الامکان مرد و عورت کو آپس میں خلط ملط ہونے سے روکا گیا ہے۔

عطاء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کے دور میں عورتیں مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں لیکن آپسمیں خلط ملط نہیں ہوتی تھیں۔ مقصد یہ ہے کہ عورتیں مطاف کے کنارے پر چلتی تھیں۔

حضرت عمر ﷺ طواف میں عورتوں اور مردوں کو خلط ملط ہونے سے روکا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک مرد کو عورتوں کے مجمع میں دیکھا تو پکڑ کر کوڑے لگائے (فتح الباری)

☆...... جنازوں میں شرکت

کسی مسلمان کا جنازہ پڑھنا مسلمانوں کیلئے فرض کفایہ ہے، مگر عورتوں کو جنازے میں شرکت سے منع کیا گیا ہے۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دین اسلام میں مخلوط محفلوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

عورتوں کی فطرت

عورت اگر نیک ہے تو دنیا کی سب سے قیمتی متاع بن جاتی ہے اگر بگڑ جائے تو مردوں سے زیادہ بے حیائی اور فحاشی پھیلاتی ہے۔ سلف صالحین کا قول ہے کہ مرد اگر کدال لے کر بھی گھر گرانا چاہے تو اسقدر جلدی نہیں گرا سکتا جتنا جلدی عورت ایک سوئی کے ذریعے گھر کو گرا دیتی ہے۔ اس لئے عورت کو چاہیے کہ اپنے خاوند اور بچوں کو اپنی

تمام تر توجہات کا قبلہ بنائے جب فرصت ملے تو اپنے رب کی عبادت میں وقت لگائے، دوسرے لوگوں کے ساتھ زیادہ اختلاط رکھنا عورت کی تباہی کا بڑا سبب ہوتا ہے۔ جب کوئی عورت اپنے خاوند سے اپنی باتیں چھپانی شروع کر دیتی ہے تو یہ گھر برباد ہونے کی واضح علامت ہوا کرتی ہے۔ مرد جتنا بھی بگڑ جائے عیاری اور فحاشی میں بدکار عورت سے آگے نہیں بڑھ سکتا، امام سیوطی نے الدر المنثور میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے۔

عن قيس بن عباد قال ان الله لما خلق الارض جعلت تمور فقالت الملائكة . ما هذا بمقره علی ظهرها فاصبحا وفيها رواسيها فلم يدروا من اين خلقت ؟ فقالوا ربنا هل من خلقک شی اشد من هذا؟ قال نعم الحديد . فقالو هل من خلقک شی اشد من الحديد قال نعم خلق النار قالوا ربنا هل من خلقک شی اشد من النار قال نعم الماء . قالوا ربنا هل من خلقک شی هو اشد من الماء قال نعم الريح. قالوا ربنا هل من خلقک شی هو اشد من الريح؟ قال نعم الرجل . قالوا ربنا هل من خلقک شی هو اشد من الرجل قال نعم المراة

(الدر المنثور ۳/۱۱۳)(رواہ احمد عن انس بن مالک عن انس۔ تفسیر ابن کثیر ۳/۳۸۰)

[قیس ﷺ بن عباد سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو بنایا تو وہ گھومنے لگی فرشتوں نے کہا کہ یہ کسی کو اپنے اوپر ٹھہرنے نہیں دے گی۔ پھر جب صبح ہوئی تو اس میں پہاڑ گاڑ دیئے گئے۔ فرشتوں کو پتہ ہی نہ چلا کہ یہ کیسے بنا دیئے گئے۔ فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار۔ کیا آپ کی مخلوق میں سے کوئی چیز ان پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا کہ ہاں، اس سے زیادہ سخت لوہا ہے (جو پہاڑوں کو بھی توڑ پھوڑ دیتا ہے) انہوں نے پوچھا کہ آپ کی مخلوق میں کوئی چیز لوہے سے بھی زیادہ

سخت ہے، فرمایا کہ ہاں اس سے زیادہ سخت چیز آگ ہے (جو لوہے کو پگھلا کر رکھ دیتی ہے)، فرشتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں اس سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے، فرمایا ہاں پانی ہے (جو آگ کو بجھا دیتا ہے) فرشتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! کیا آپ کی مخلوق میں سے پانی سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے، فرمایا ہاں تیز ہوا ہے (جو پانی کو اچھال دیتی ہے) پوچھا کیا آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے فرمایا ہاں انسان ہے (حضرت سلیمان علیہ السلام کے قبضے میں ہوا رہی ہے) فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں مردوں سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں عورت ہے (جو مردوں کو اپنے فریب میں پھنسا لیتی ہے)

اس مضمون کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں شیطان کے مکر و فریب کو بیان کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ

اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا (النساء:٧٦)

[شیطان کا مکر و فریب کمزور اور ضعیف ہے]

جبکہ قرآن پاک میں عزیز مصر کا قول نقل کیا گیا ہے۔

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ (یوسف:٢٨)

[تمہارا مکر و فریب بہت بڑا ہے]

مکار عورتوں کے مکر و فریب کے چند واقعات درج ذیل ہیں۔

(۱)..... بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا۔ اس کی خوبصورت بیوی نے کسی نوجوان سے آشنائی کر لی۔ عورت نے نوجوان کو ایسی کنجی بتا دی کہ وہ جب چاہے اس عورت کے پاس چلا آئے۔ ایک دن اس کے خاوند نے کہا ''مجھے تیری حالت اچھی معلوم نہیں ہوتی، لہٰذا متبرک پہاڑ پہ چڑھ کر قسم اٹھاؤ کہ کوئی خیانت نہیں ہوئی، اس نے کہا بہت اچھا۔

جب اس کا خاوند کسی کام کے لئے باہر چلا گیا، عورت نے نوجوان کو بلا کر سارا ماجرا سنایا۔ نوجوان نے پوچھا کہ اس سے بچاؤ کی کیا صورت ہو سکتی ہے، عورت نے کہا کہ کرایہ پر گدھے کی سواری کرنے والوں کا لباس پہن لینا اور شہر کے باہر فلاں جگہ پہ کھڑے ہو کر انتظار کرنا۔ جب عورت کا خاوند آیا تو اس نے کہا مقدس پہاڑ پر جانے کی تیاری کرو، عورت اپنے خاوند کے ساتھ سفر کے لئے چل پڑی۔ شہر سے باہر نکل کر جب اس نے گدھے والے کو دیکھا تو بہانہ کرنے لگی کہ میں تھک گئی ہوں بقیہ سفر گدھے پر سوار ہو کر کروں گی، خاوند نے عورت کو گدھے پر سوار کرا دیا۔ جب سوار پہاڑ پر پہنچ گئی تو عورت اترتے وقت جان بوجھ کر گر گئی اور اپنے ستر سے کپڑا ہٹا دیا۔ پھر افسوس کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اور خاوند کے سامنے قسم اٹھا کر کہنے لگی کہ خدا کی قسم تیرے سوا میرا پوشیدہ بدن کسی نے نہیں دیکھا مگر ہاں اس گدھے والے نے دیکھ لیا ہے۔

(۲)......ایک عورت کی کسی نوجوان سے آشنائی ہو گئی۔ جب عورت کا خاوند گھر سے باہر چلا جاتا تو وہ عورت نوجوان کو گھر بلا لیتی اور بدکاری میں اپنا وقت گزارتی۔ ایک مرتبہ کسی بات پر اس عورت کی نوجوان سے تلخ کلامی ہو گئی۔ نوجوان نے غصے میں آ کر قسم اٹھالی کہ میں تمہارے خاوند کے سامنے تمہارے ساتھ بدکاری کر کے رہوں گا۔ کچھ دنوں کے بعد جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو نوجوان نے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں اپنی قسم کو کیسے پورا کر دکھاؤں۔ عورت نے کہا کہ تمہارے لئے تو مشکل ہے لیکن اگر میں چاہوں تو میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ نوجوان نے اس کی ذہانت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ تم واقعی اس ناممکن کو ممکن بنا سکتی ہو۔ اس عورت کے گھر میں کھجور کا ایک بہت اونچا درخت تھا جس کی کھجوریں بہت خوش ذائقہ تھیں مگر اس پر چڑھنے اور اترنے میں بہت دیر لگتی تھی۔ ایک دن اس عورت نے خاوند سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اس درخت کی کھجوریں اپنے ہاتھ سے توڑ کر تمہیں کھلاؤں، خاوند سمجھا کہ بیوی اپنی محبت کا اظہار کرنا

چاہتی ہے، اس نے اجازت دے دی۔ وہ عورت رسی نما کمند کے ذریعے درخت پر چڑھ گئی۔ خاوند نیچے کھڑا انتظار کر رہا تھا۔ جب عورت نے کھجوریں توڑ لیں تو اس نے نیچے دیکھا اور شور مچانا شروع کر دیا، رونے پیٹنے لگی، خاوند حیران ہوا کہ میری بیوی کو کیا ہو گیا ہے۔ جب عورت نیچے اتری تو اس نے خاوند سے جھگڑا کرنا شروع کر دیا کہ جب میں اوپر کھجوریں اتار رہی تھی تو میں نے نیچے دیکھا تو تمہیں ایک عورت کے ساتھ زنا کرتے پایا، مجھے بتاؤ وہ کون تھی؟ خاوند نے اسے بہت یقین دہانی کروائی کہ یہاں میرے سوا دوسرا کوئی نہیں تھا، میں کیسے کسی عورت سے بدکاری کر سکتا ہوں۔ وہ عورت کہنے لگی چلو میری آنکھوں نے غلط دیکھا ہوگا میں تمہاری محبت کی وجہ سے تمہاری بات کو مان لیتی ہوں، بات آئی گئی ہوگئی۔ چند مہینوں کے بعد ایک دن عورت نے نوجوان کو کہا کہ ہمارے گھر کے قریب کسی جگہ آکر چھپ جانا، میں اپنے خاوند کو کھجور کے درخت پر چڑھاؤں گی، جب وہ اوپر پہنچ جائے تو تم اچانک آکر مجھ سے بدکاری کر لینا اور بھاگ جانا۔ یہ سب کچھ طے کرنے کے بعد عورت نے خاوند کو لذیذ کھانا بنا کر پیش کیا اور کہا کہ اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو آج اپنے ہاتھوں سے اس درخت کی کھجوریں توڑ کر مجھے کھلاؤ۔ خاوند نے بات مان لی اور رسی نما کمند کے ذریعے درخت کے اوپر چڑھ گیا۔ جب پھل توڑنے لگا تو عورت نے نوجوان کو اشارہ کیا تو اس نے عورت کے ساتھ بدکاری شروع کر دی۔ جب خاوند کھجوریں توڑ چکا تو اس نے نیچے دیکھا کہ کوئی مرد اس کی بیوی کے ساتھ زنا کاری میں ملوث ہے، اس نے چیخنا شور مچانا شروع کر دیا، نوجوان اپنا کام پورا کرتے ہی بھاگ کھڑا ہوا۔ جب خاوند نیچے اترا تو اس نے بیوی سے کہا کہ بتاؤ تمہارے ساتھ زنا کرنے والا کون تھا، وہ کہنے لگی کہ لگتا ہے تمہارا دماغ چل گیا ہے یہاں تو کوئی مرد ہی نہیں تھا۔ جب خاوند نے کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے سارا منظر دیکھا ہے تو عورت کہنے لگی کہ ہاں جب کچھ دن پہلے میں درخت پر چڑھی تھی مجھے بھی ایسا ہی

نظارا نظر آیا تھا مگر میں نے تمہاری بات کو قبول کر لیا تھا اپنی آنکھوں پہ اعتبار نہ کیا۔ مجھے لگتا ہے کہ اس درخت پر آسیب کا اثر ہے جس کی وجہ سے چڑھنے والے کو ایسے محسوس ہوتا ہے۔ آپ بھی آنکھوں کے دیکھے پہ مٹی ڈالو اور میری بات کو سچ تسلیم کرلو، خاوند نے بات مان لی، عورت خاوند کی آنکھوں کے سامنے بدکاری کر کے بھی سچی بن گئی۔ اسے کہتے ہیں اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْم (تمہارے مکر بہت بڑے ہیں)

(۴)......ایک عورت بدکردار تھی اور اپنی راز کی باتیں اپنی سہیلی کو بتا دیتی تھی۔ اس کی سہیلی نے اسے بہت سمجھایا کہ غیر مرد سے تعلق حرام ہے۔ تم گناہ کرنا چھوڑ دو۔ وہ عورت باز نہ آئی بلکہ جب بھی گناہ کرتی اس کی تفصیل اپنی سہیلی کو آ کر بتاتی۔ اس کی سہیلی نے عورت کے خاوند کو اشارۃً کنایۃً بتا دیا کہ اپنی بیوی کی فکر کرو یہ راستے سے بھٹک گئی ہے۔ عورت ایسی چرب زبان اور مکار تھی کہ اس نے اپنے خاوند کے ذہن میں بٹھا دیا تھا کہ مجھ جیسی نیکوکار عورت شاید ہی کوئی ہوگی۔ جب سہیلی نے بار بار خاوند کو بتایا تو خاوند نے کہا اگر میں اس عورت کی زبان سے واقعہ سن لوں تو اس کی خبر لوں گا۔ سہیلی نے کہا کہ بہت اچھا آپ میرے گھر میں آ کر پردے کے پیچھے بیٹھ جانا، میں تمہاری بیوی سے ساری داستان پوچھوں گی وہ جب مجھے سنائے گی تو آپ خود بھی سن لینا، مرد نے کہا بہت اچھا۔ سہیلی نے ایک دن اس عورت کے خاوند کو پردے کے پیچھے چھپا دیا اور عورت سے کہا کہ آج مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ تم اپنے آشنا کے ساتھ کیسے وقت گزارتی ہو، عورت نے اسے ایک ایک بات کی تفصیل بتائی۔ اچانک مرد کو ہلکی سی کھانسی ہوئی تو عورت کو شبہ پڑ گیا کہ پردے کے پیچھے کوئی موجود ہے۔ اس نے اپنی داستان جاری رکھی اور سارا واقعہ سنا کر کہنے لگی کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ سہیلی نے پوچھا کہ کیا مطلب؟ کہنے لگی کہ میں نے تمہیں ایک خواب سنایا ہے خواب دیکھنے کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اتنے میں خاوند نے پردے کے پیچھے سے آ کر کہا کہ کیا تم نے جو کچھ بتایا وہ حقیقت ہے کہنے لگی ہرگز نہیں

خواب کی باتیں ہیں اور خواب تو کسی طرح کا بھی ہو سکتا ہے، خواب دیکھنے پر اللہ تعالیٰ پکڑ نہیں کرتا آپ کیسے میری گرفت کر سکتے ہیں۔ خاوند شرمندہ ہوا اور عورت بدکاری کے باوجود مکاری کی وجہ سے غالب آ گئی۔

(۴)......ایک عورت گاؤں سے تانگے پر سوار ہوئی کہ مجھے شہر جانا ہے۔ راستے میں تانگے والے کا دوست ملا جس نے اسے قرض کے دو ہزار روپے ادا کیے۔ عورت نے دیکھ لیا کہ مرد پیسوں کو کس جیب میں ڈال رہا ہے۔ جب شہر پہنچے تو تانگے والے نے عورت سے کہا کہ مجھے ۱۰ روپے کرایہ ادا کرو۔ عورت کہنے لگی کہ مجھے واپس بھی جانا ہے میرا چھوٹا سا کام عدالت میں ہے۔ انتظار کر لو تو تمہیں واپسی کی سواری بھی مل جائے گی۔ تانگے والا راضی ہو گیا۔ عورت نے تانگے والے سے کہا میرا عدالت میں ایک معاملہ ہے اگر آپ قاضی کے سامنے جا کر یہ الفاظ کہہ دیں کہ میں نے تمہیں تین طلاق دے دیں تو میں واپسی کا کرایہ بھی دوں گی اور ۱۰۰ روپے اضافی بھی دوں گی۔ مرد لالچ میں آ گیا، اس نے عدالت میں جا کر بیان دے دیا، عورت نے جھوٹ موٹ رونا شروع کر دیا۔ جب مرد طلاق کے الفاظ کہہ کر واپس جانے لگا تو عورت نے قاضی سے کہا کہ اس شخص نے مجھے طلاق تو دے دی آپ مجھے اس سے دو ہزار روپیہ حق مہر تو دلوائیں۔ قاضی نے مرد سے کہا کہ عورت کو دو ہزار حق مہر ادا کرو، اس نے کہا کہ یہ تو میری بیوی نہیں ہے عورت نے کہا پیسے بچانے کے لئے ایسا نہیں کر سکتے، تمہاری فلاں جیب میں موجود ہیں، میں تمہاری بیوی ہوں مجھے تمہاری ہر بات کا علم ہے۔ جب تلاشی لی گئی تو دو ہزار روپے ملے۔ قاضی نے حکم دیا کہ عورت کو حق مہر دے دیا جائے۔ مرد دو ہزار روپے دے کر شرمندہ ہوا جبکہ عورت مکاری سے دو ہزار روپے لے کر بازار میں غائب ہو گئی۔

(۵)......حضرت لقمان علیہ السلام نے بیٹے کو نصیحت کی کہ اے بیٹے۔ کسی عورت کے پیچھے جانے کی بجائے کسی شیر کے پیچھے چلے جانا بہتر ہے۔ اس لئے کہ شیر آیا تو جان چلی

جائے گی۔ اگر عورت پلٹ آئی تو ایمان چلا جائے گا۔ ایک دانا کا قول ہے کہ شریف عورت سے ہوشیار رہو اور بری عورت سے بے کنار رہو۔

مردوں کی فطرت

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ (آل عمران:۱۴)

[فریفتہ کیا ہے لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے جیسے عورتیں]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مرد کے نفس میں سب سے زیادہ شدید طلب عورت کے ساتھ اپنی شہوت پوری کرنے میں رکھی گئی ہے۔

اس کی تصدیق نبی علیہ السلام کی حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے کہ فرمایا

ما ترکت بعدی فتنۃ اشد علی الرجال من النساء (متفق علیہ قرطبی ۴/۲۰)

[میں اپنے بعد مردوں کے لئے عورت سے بڑا فتنہ نہیں چھوڑے جا رہا]

عورت کا فتنہ تمام اشیاء سے زیادہ خطرناک اور سخت ترین ہے۔ اسی لئے شیطان کا قول ہے کہ عورت میرا وہ تیر ہے جو کبھی خطا نہیں ہوتا۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

النساء حبائل الشیاطین (مشکوۃ: ج ۳، ص ۱۴۳۷)

[عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں]

جس طرح رسی کے ذریعے شکاری اپنے شکار کو پھنسا لیتا ہے اسی طرح شیطان عورت کے ذریعے مرد کو گناہ میں پھنسا لیتا ہے۔ چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

☆ مرد کو موقع نہ دیں

عورتوں کو چاہیے کہ وہ غیر مردوں سے دور رہیں۔ اگر کسی مرد پر اعتماد کریں گی تو یقینی طور پر دھوکا کھائیں گی۔ اکثر مرد اس لئے گناہ نہیں کرتے کہ انہیں موقع میسر نہیں

ہوتا۔ اگر کسی مرد کو عورت پر قدرت ملے اور وہ گناہ نہ کرے تو وہ یا تو ولی ہوگا یا پھر غبی (بے عقل) ہوگا۔ نارمل انسان شہوت کے جوش میں آ کر گناہ کر بیٹھتا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے کہا ہے کہ آج کے دور میں جوان بہن کو جوان بھائی پر اعتماد کر کے تنہائی میں اکیلے پاس نہیں رہنا چاہیے، شیطان فتنے میں مبتلا کر دے گا۔ عورت مرد کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔

☆ مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا

عورت کے معاملے میں مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔ اس کی امنگیں اور آرزوئیں ہمیشہ جوانوں کی مانند رہتی ہیں۔ جب کسی نوجوان لڑکے کا نکاح ہو رہا ہوتا ہے تو محفل میں موجود اس کے باپ اور دادا دونوں کے دل میں حسرت بھری کیفیت ہوتی ہے کہ کاش یہ ہمارے نکاح کی محفل ہوتی۔

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ کی عمر سو سال سے تجاوز کر گئی تھی۔ ایک دن عورتیں آپس میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں کہ ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہو گئی ہے ان سے پردہ نہ بھی کیا جائے تو ٹھیک ہے۔ حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی باتیں سن کر انہیں بتایا کہ ابھی تھوڑا عرصہ پہلے کی بات ہے ایک دن مجھے ان کے ہمراہ کسی جگہ قیام کرنے کا موقع ملا۔ صبح اٹھ کر انہوں نے خادم سے کہا کہ رات احتلام ہو گیا ہے غسل کے لئے پانی کا انتظام کر دو۔ یہ سن کر عورتیں ایسے چپ ہو گئیں جیسے کہ انہیں کسی سانپ نے سونگھ لیا ہو۔

☆ دل کبھی نہیں بھرتا

علماء نے لکھا کہ چند چیزوں سے انسان کا دل کبھی نہیں بھرتا مثلاً

(۱) آسمان دیکھنے سے

ہر آدمی روزانہ آسمان کو دیکھتا ہے۔ نیلا رنگ، بادل، سورج، چاند اور ستارے وغیرہ مگر کوئی شخص ایسا نہ ملے گا جو یہ کہے کہ آسمان دیکھ دیکھ کر میرا دل بھر گیا ہے۔ میں اکتا چکا ہوں۔ ہر روز نئے شوق کے ساتھ انسان آسمان کے ستاروں کو دیکھتا ہے۔

(۲) پانی پینے سے

ہر شخص روزانہ پانی پیتا ہے مگر اس کے باوجود اس سے طبیعت کبھی سیر نہیں ہوتی۔ ایک دن جتنا بھی پیٹ بھر کر پانی پی لے۔ دوسرے دن پھر پیاس کی شدت کی وجہ سے پانی کی طلب پیدا ہوگی۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ مصنوعی مشروبات پینے سے طبیعت اکتا جائے مگر پانی پینے سے طبیعت نہیں اکتا سکتی۔

(۳) بیت اللہ دیکھنے سے

اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو دیکھنے میں ایسی لذت رکھ دی ہے کہ آدمی ایک دفعہ دیکھے تو دوبارہ دیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ ایک بار دیکھا ہے بار بار دیکھنے کی طلب ہے۔ بقول شاعر:

یزیدک وجهه حسنا　　اذا ما زدته نظرا

[اے محبوب جتنا زیادہ میں تمہاری طرف دیکھتا ہوں اتنا زیادہ میری محبت میں اضافہ ہوتا ہے]

(۴) مرد کا دل عورت سے

یہ بھی اظہر من الشمس حقیقت ہے کہ مرد کا دل عورت سے کبھی سیراب نہیں ہوتا۔ اگر وقتی طور پر ضرورت پوری ہونے کی وجہ سے کشش محسوس نہ ہو۔ لیکن دو چار دن کے بعد پھر طبیعت کے اندر میل ملاپ کی خواہش پیدا ہوگی اور انسان کو ملے بغیر چین کی نیند

نہیں آئے گی۔ اگرچہ انسان جوانی سے بڑھاپے کی عمر میں پہنچ جائے مگر عورت کی کشش میں کمی نہیں آتی۔ شاید بھوک پیاس نیند کی مانند شہوانی ضرورت بھی انسان کی فطرت کا حصہ ہے۔ جو موت تک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

☆ ہڑتال فقط جانچ پڑتال

ایک امیر شخص نے پوری زندگی عیاشی میں گزار دی۔ بڑھاپے کی عمر میں پہنچ کر وہ جنسی طور پر عورت کے قابل نہ رہا۔ مگر اس کے باوجود وہ پیشہ ور عورتوں کو بھاری رقم کے عوض اپنے پاس بلاتا اور ہم آغوش ہو کر انہیں واپس بھیج دیتا۔ ایک عورت نے اس سے پوچھا کہ جب تم عورت کے ساتھ ہمبستری کے قابل ہی نہیں رہے تو اتنے پیسے خرچ کر کے تمہیں آخر کیا ملتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ گو میں ناقابل ہوں مگر عورت کو برہنہ حالت میں دیکھ کر اس کے اعضا کو ہاتھ لگا کر اور ہم آغوش ہو کر میری شہوت پوری ہو جاتی ہے۔ میرے جسم میں بڑھاپے کی وجہ سے ہڑتال ہے بس میں نسوانی اعضاء کی جانچ پڑتال کر کے وقت گزار لیتا ہوں۔

سنا ہے کہ ایک شاعر کو کھانے پینے کی بہت ہوس تھی۔ وہ دستر خوان پر کھانا کھاتے کھاتے تھک جاتا تھا۔ جب بیوی دستر خوان سمیٹنے کے لئے آتی تو کہتا۔

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا میرے آگے

یہ شعر اس عیاش امیر کی حالت کی صحیح ترجمانی کر رہا ہے۔

☆ بکرے بکری کا کھیل

علامہ دمیری نے حیات الحیوان میں لکھا ہے کہ ایک بوڑھے شخص نے بکریاں اور بکرے پالے ہوئے تھے۔ وہ روزانہ بیٹھ کر گھنٹوں بکرے بکریوں کو دیکھتا رہتا۔ کسی نے

پوچھا کہ تم اپنا وقت کیوں ضائع کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں خود تو بڑھاپے کی وجہ سے بیوی کے قابل نہیں رہا۔ لہٰذا میں بکرے بکریوں کو دیکھتا رہتا ہوں۔ جب کوئی بکرا شہوت کے ساتھ بکری پر سواری کرتا ہے تو مجھے اپنی جوانی یاد آجاتی ہے۔

☆ بوسیدہ ہڈیوں میں کشش

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی جگہ دو بوسیدہ ہڈیاں قریب رکھ دی جائیں تو وہ بھی آپس میں جڑنے کی کوشش کریں گی۔ کسی نے وضاحت پوچھی تو فرمایا کہ اگر کسی بوڑھے اور بڑھیا کو اکٹھا رہنے کا موقع مل جائے تو وہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے ہو جائیں گے۔

☆ حضرت صدیقیؒ کا قول

امام العلماء والصلحاء حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقیؒ مرد اور عورت کی باہمی کشش کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ مرد کے اندر عورت کی شہوت اس قدر رکھ دی گئی ہے کہ اگر عورت کسی راستے سے گزرے اور اس کے قدموں کے نشان زمین پر رہ جائیں۔ پھر بعد میں کسی مرد کو اسی راستے سے گزرنا پڑے اور اس کے پاؤں عورت کے پاؤں کے نشان پر پڑ جائیں تو بھی مرد کے اندر شہوت بیدار ہو جاتی ہے۔

آمدم برسر مطلب

مندرجہ بالا حقائق سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ عورت کے معاملے میں مرد کی ہوس کبھی پوری نہیں ہوتی۔ شادی شدہ مردوں میں عورت کا تذکرہ چھڑ جائے تو ہر ایک نئی شادی کرنے کے لئے تیار نظر آتا ہے۔ ایک پروفیسر صاحب گھر میں بیٹھے ناول پڑھ رہے تھے۔ ان کی بیوی بن سنور کر ان کے قریب موجود تھی اور خاوند کی نظر عنایت چاہتی تھی پروفیسر صاحب اس کی طرف دھیان ہی نہیں دے رہے تھے۔ انتظار بسیار

کے بعد عورت نے قریب آکر کہا کہ کاش میں بھی کتاب ہوتی تاکہ آپ مجھے گھنٹوں دیکھتے رہتے۔ پروفیسر صاحب بولے کتنا اچھا ہوتا کہ آپ ڈائری ہوتی کہ میں اسے ہر سال بدل سکتا۔

اس سے واضح ہوا کہ مرد کنوارا ہو یا شادی شدہ ہو اسے غیر محرم عورت کے قریب ہونے کا موقع ہی نہیں دینا چاہیے۔ ایک نوجوان ریل کے سفر پر جانے کے لئے اسٹیشن پر پہنچا۔ انتظار گاہ میں ایک پردہ نشیں عورت بھی ریل گاڑی آنے کی منتظر تھی۔ کسی وجہ سے اطلاع ملی کہ گاڑی دو گھنٹے لیٹ آئے گی۔ نوجوان نے سوچا کہ چلو اس عورت سے ہی بات چیت بڑھاتے ہیں۔ اس نے پہلے دریافت کیا کہ آپ بھی گاڑی پہ جانے کے لئے یہاں بیٹھی ہیں، عورت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نوجوان کی جرأت بڑھی کہ وقت بھی ہے تنہائی بھی ہے عورت بات کا جواب بھی دے رہی ہے، ذرا مزید بات بڑھائی جائے۔ اس نے دوبارہ پوچھا کہ میں آپ کے لئے کوئی شربت یا ٹھنڈی بوتل لے آؤں۔ عورت نے پہلے تو انکار کیا مگر بار بار کے اصرار پر ہاں کر دی، نوجوان بھاگ کر ٹھنڈی بوتل لے آیا، عورت نے پی کر ایک طرف رکھ دی۔ کچھ دیر کے بعد نوجوان نے پوچھا کیا میں آپ کے لئے کچھ کھانے کی چیز لے آؤں، عورت نے سر کے اشارے سے انکار کر دیا۔ نوجوان بار بار پوچھتا رہا۔ ادھر سے اصرار اور ادھر سے انکار، اسی طرح کافی دیر گذر گئی۔ بالآخر نوجوان کو دور ریڑھی والا پھل فروش نظر آیا تو اس نے بڑے مست انداز میں پوچھا کہ کیا میں آپ کے لئے سیب لے آؤں، عورت نے سر ہلا کر انکار کیا۔ نوجوان نے بڑی محبت بھری آواز میں کہا، کیا بات ہے آپ میری کوئی چیز قبول ہی نہیں کر رہیں، عورت چپ رہی۔ جب نوجوان نے منت سماجت کی انتہا کر دی کہ آخر آپ پھل کیوں نہیں کھانا چاہتیں تو عورت نے تنگ آکر بتا دیا کہ میرے منہ میں دانت ہی نہیں ہیں میں ۸۰ سال کی بڑھیا ہوں۔ نوجوان سخت شرمندہ ہوا اور وہاں سے کھسک گیا۔

ایک طرف تو عورت کے معاملے میں مردوں کا حال اتنا پتلا ہے دوسری طرف اگر کسی عورت کی نیت میں فتور آجائے تو مکروفریب کی وجہ سے وہ خاوند کی ناک کے نیچے دیا جلا کر دکھا دیتی ہے، اسی لئے شرع شریف نے مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط پر قطعی پابندی لگا دی ہے۔ نہ تو شیطان کو گناہ کروانے کا موقع ملے نہ ہی عزتوں کے جنازے نکلیں اور نہ ہی معاشرے میں فساد پھیلنے کی صورت رہے۔

مخلوط تعلیم کے نقصانات

آجکل سکولوں اور کالجوں میں لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم عام ہوتی جا رہی ہے۔ جس کے برے اور منفی اثرات بھی کھل کر سامنے آ رہے ہیں۔ تجربات سے بھی یہی بات ثابت ہو رہی ہے کہ

واثمهما اكبر من نفعهما

[ان کے منافع سے ان کے نقصانات بہت زیادہ ہیں]

غیر محرم کی جھجک ختم

مخلوط تعلیم والے اداروں کے طلباء و طالبات میں سب سے پہلی اور بنیادی تبدیلی یہ آتی ہے کہ غیر محرم سے گفتگو کرنے کی جھجک ختم ہو جاتی ہے۔ لڑکیاں پروفیسروں سے اور ہم جماعت لڑکوں سے بے محابا گفتگو کرتی ہیں۔ ہوم ورک کے نام پر دنیا جہان کی باتیں گفتگو کا عنوان بنتی ہیں اور بات نجی زندگی تک پہنچ جاتی ہے۔

بقول شخصے۔

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات پہنچی تری جوانی تک

پھر جب جوانی کی باتیں شروع ہوتی ہیں تو صورتحال وہی بنتی ہے کہ

دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

غیر محرم سے بات کرتے ہوئے طبیعت میں جھجک کا ہونا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے، اس کی وجہ سے گناہ کا دروازہ بند رہتا ہے۔ عام حالات میں بوقت ضرورت کوئی مرد غیر عورت سے گفتگو کرے گا تو عورت کی نگاہیں شرم وحیا کی وجہ سے جھکی ہوئی ہوں گی۔ جب مخلوط تعلیمی ماحول میں غیر محرم سے بات کرنے کی جھجک ختم ہو جاتی ہے تو پھر نگاہیں جھکنے کی بجائے دوسرے کے چہرے پر پڑتی ہیں۔ اور یہ تو حقیقت ہے کہ جہاں نگاہیں چار ہوئیں وہیں اچار کی طرح ایک دوسرے کو کھا جانے کو دل کرتا ہے۔ دل چاہتا ہے۔

انتہا تک ہی پہنچ جائے گی
تم کہانی کی ابتدا تو کرو

فیشن پرستی

جب لڑکی ایسے ماحول میں رہے جہاں غیر محرم کی تجسس والی متلاشی نگاہیں اس پر پڑیں تو اس کا جی چاہتا ہے کہ لوگ میرے حسن و جمال سے متاثر ہوں، میری تعریفیں کریں، پس وہ بن سنور کر رہتی ہے تا کہ حور کی بچی نظر آسکے۔ گفتگو کرتے وقت آواز میں لوچ ہوتی ہے، چلنے پھرنے میں ناز انداز ہوتا ہے، بقول شاعر

بجلیاں دیکھنے والوں پہ گراتے آئے
تم جدھر آئے ادھر آگ لگاتے آئے

ایسے ماحول میں تعلیم کی طرف توجہ نہیں رہتی تصویر کی طرف دھیان رہتا ہے۔ خوف خدا دلوں سے نکل جاتا ہے گناہ سے نفرت کی بجائے گناہ کی حسرت دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان نفس پرستی، زن پرستی اور شہوت پرستی کی راہ پر چل نکلتا ہے۔ لڑکیاں

فیشن پرستی کی دلدادہ بن جاتی ہیں نتیجہ۔ لڑکیاں اور لڑکے دونوں خدا پرستی سے دور ہو جاتے ہیں۔

دوستی یاری کے تعلقات

مخلوط تعلیمی اداروں میں طلباء و طالبات کے درمیان ناجائز تعلقات قائم ہونے کے واقعات آئے دن پیش آتے رہتے ہیں۔ شیطان کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ سکول کالج آنے جانے کے اوقات میں میل ملاپ کے مواقع میسر آ جاتے ہیں۔ ایک شہر میں ایک بڑی سڑک کا نام سکس روڈ (Six Road) ہے مگر لوگوں نے اسکا نام Sex Road رکھ دیا ہے۔ طلباء و طالبات اپنے گھروں میں پہنچ کر فون کے ذریعے ایک دوسرے سے گھنٹوں باتیں کرتے ہیں۔ موبائیل فون کے ذریعے بستر میں لیٹے لیٹے SMS پیغام ایک دوسرے کو پہنچاتے رہتے ہیں۔ ایک طالبعلم نے اپنی ہم کلاس لڑکی سے اپنے تعلقات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہم دونوں فون پر ایک دوسرے سے گھنٹوں باتیں کرتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے اسے بتایا کہ کل مجھے ڈرائیونگ لائسنس کا ٹیسٹ دینے جانا ہے اس نے کہا کہ پہلے مجھے ٹیسٹ دو اور بتاؤ کہ ٹریفک سگنل کی کونسی عبارت تمہیں اچھی لگتی ہے۔ میں نے کہا۔ One way۔ اس نے کہا اور بتاؤ میں نے کہا Wet and slippery پھر میں نے پوچھا کہ تمہیں کونسی عبارت اچھی لگتی ہے اس نے کہا No stopping مقصد یہ کہ ہم ظاہر میں عبارت کی باتیں کر رہے تھے اور در حقیقت مرد و عورت کے درمیان جنسی تعلقات کی کیفیت پر اپنے پسندیدہ فقرے ایک دوسرے کو سنا رہے تھے۔

جنسی بے راہروی

فرنگی ممالک میں عریانی اپنے عروج پر ہے مخلوط محفلیں روز مرہ کا معمول بن گئی

ہیں۔ جنسی بے راہروی اپنے سابقہ ریکارڈ توڑ چکی ہے۔ چند تلخ حقائق پیش خدمت ہیں۔

(۱) تیسری جماعت کا طالبعلم

گورنمنٹ سکولوں میں تیسری جماعت کے طالبعلم کو مرد و عورت کے جنسی تعلقات کے متعلق بتانا شروع کر دیا جاتا ہے۔ ایک مسلمان ماں نے روتے ہوئے فون پر کہا کہ کاش یہاں پر ایسے سکول ہوتے جن میں ہمارے بچے مسلمان اساتذہ کی زیر نگرانی تعلیم پاتے۔ آج میرا بیٹا سکول سے واپس آیا تو اس نے مجھ سے سوال کیا کہ امی جب ابو آپ سے ہمبستری کرتے ہیں تو کیا غبارہ (Condom) استعمال کرتے ہیں۔ اس کے الفاظ میرے دل و دماغ پر بجلی بن کر گرے، میں نے غصے کا اظہار کرنے کی بجائے پیار سے بیٹے سے پوچھا کہ تمہیں یہ سوال پوچھنے کی نوبت کیسے آئی، اس نے کہا کہ آج سکول میں تیسری کلاس کے ٹیچر نے تمام بچوں بچیوں کو مرد و عورت کے جنسی تعلقات کے متعلق بتایا، پھر دو انگلیوں پر غبارہ چڑھا کر دکھایا کہ اس طرح عضو خاص پر غبارہ چڑھا کر ہمبستری کرنے کے دو فائدے ہیں، ایک تو عورت حاملہ نہیں ہوتی دوسرا بیماری ایک سے دوسرے کو نہیں لگتی۔ اس کے بعد بچے نے اپنی ماں کو بتایا کہ پیریڈ ختم ہونے کے بعد لڑکے لڑکیاں آپس میں مذاق کر رہے تھے۔ ایک لڑکی اپنے دوست لڑکے کو کہہ رہی تھی کہ میں غبارے کے بغیر تمہیں کچھ نہیں کرنے دوں گی، لڑکے نے جواب دیا کہ میں گھر سے غبارہ چوری کر کے لاؤں گا پھر ہم تجربہ (Practical) کریں گے، اس پر وہاں موجود سب لڑکے لڑکیوں نے زوردار قہقہہ لگایا۔

(۲) شرم مار مکاؤ سکیم

فرنگیوں کے نزدیک شرم ایک صفت نہیں بلکہ بیماری ہے۔ اس کو ختم کرنے کے

لئے چھوٹی کلاس میں لڑکے لڑکیوں کو آس پاس والی سیٹوں پر بٹھایا جاتا ہے۔ رول نمبر اس طرح دیئے جاتے ہیں کہ لڑکی کے دونوں طرف لڑکے ہوتے ہیں اور ہر لڑکے کے دونوں طرف لڑکیاں ہوتی ہیں۔ استاد کی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ اس بات پر نظر رکھے کہ لڑکے لڑکیاں آپس میں کھلی بات چیت ہنسی مذاق یا چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ اگر کوئی لڑکی دوسرے لڑکوں سے دور دور رہے تو استاد اس کو سمجھاتا ہے کہ ایسا کرنا مناسب نہیں۔ اگر لڑکی پھر بھی نہ سمجھے تو ماہر نفسیات کو بلا کر اسے چیک اپ کروایا جاتا ہے کہ آخر یہ نارمل کیوں نہیں ہے۔ ہر مہینے میں ایک یا دو دفعہ سوئمنگ کی کلاس رکھی جاتی ہے جس میں لڑکے لڑکیوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے جسم سے تمام لباس اتار کر نہائیں۔ ایک لڑکے نے ماں کو یہ بھی بتایا کہ جب ہم سوئمنگ پول میں نہا رہے تھے تو لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کے پوشیدہ اعضاء بڑے غور سے دیکھ رہے تھے، بعض شرارتی لڑکے تو خود اپنے اعضاء دوسروں کو دکھا رہے تھے، یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے کہ لڑکے لڑکیوں کے درمیان جھجک ختم ہو جائے یعنی شرم کا بیج ہی مار دیا جائے۔

اس سے اگلی کلاس کے طلبا کو جنسی تعلقات کے متعلق فلمیں دکھائی جاتی ہیں تاکہ ہر لڑکے لڑکی کو اچھی طرح پتہ چل جائے کہ جماع کا طریقہ کیا ہے۔ اگر مسلمان ماں باپ سکول کے پرنسپل کو لکھ کر دیں کہ ہمارے بچے کو یہ کلاس نہیں لینی، ہم خود ہی مناسب وقت پر اسے ازدواجی زندگی کے متعلق بتا دیں گے تو ایسی صورتحال میں اس لڑکے کو کلاس سے جانے کی اجازت دے دی جاتی ہے، مگر اگلے پیریڈ میں ساتھ بیٹھنے والے لڑکے لڑکیاں اپنا آنکھوں دیکھا حال اس لڑکے کو بتا دیتے ہیں۔ طالبعلم اگر دیکھتا نہیں تو سن ضرور لیتا ہے، پھر ان تمام مناظر کو تنہائی میں خیال کی آنکھ سے دیکھنے اور اس سے دل بہلانے کی کوشش کرتا ہے۔

فائن آرٹس کے ایک طالبعلم نے بتایا کہ جب ہم کالج میں پہنچے تو ہماری کلاس کو

تصویر بنانے سے متعلق تھیوری پڑھائی گئی پھر ایک دن پریکٹیکل کے لئے ساری جماعت کے طلباء اور طالبات کو ایک بڑے ہال میں اکٹھا کیا گیا۔ سب کو کہا گیا کہ اپنے ہاتھوں میں ڈرائنگ شیٹ لے لیں اور ربڑ پنسل تھام لیں چونکہ سب کو تصویر بنانی ہے۔ ایک پیشہ ور عورت کو مدعو کیا گیا، اس نے ساری کلاس کے سامنے اپنے جسم سے کپڑے اتار دیئے پھر وہ ایک بڑے میز پر ایک خاص پوز میں لیٹ گئی، سب طلبا کو کہا گیا کہ اس کی ہو بہو تصویر بناؤ، چنانچہ پورے دو گھنٹے طلبا اس عورت کے اعضا کی پیمائش کرتے رہے اور ڈرائنگ شیٹ پر اس کی تصویر بناتے رہے۔ یہ تصویر اتنی وضاحت سے بنوائی گئی کہ پوشیدہ حصوں کے بالوں کو بھی بنوایا گیا رنگ کے شیڈ کا بھی خیال رکھا گیا۔ جب پیریڈ ختم ہوا تو اس پیشہ ور عورت کے ساتھ سب طلبا اور طالبات نے مل کر چائے نوش کی اور انتظامیہ کی طرف سے اسے تحفے تحائف دے کر رخصت کیا گیا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پیریڈ کے بعد کتنے دنوں تک اس عورت کی ننگی تصویر طلبا کے ذہنوں میں نقش رہی ہو گی۔

کئی مرتبہ شرم وحیا کو ختم کرنے کے لئے یونیورسٹی کے طلبا وطالبات کو گھر سے دور کسی یونیورسٹی میں داخلہ دیا جاتا ہے، تاکہ نوجوان بچوں کو ماں باپ سے دور آزاد زندگی گزارنے کا موقع ملے۔ جو طلبا ہوسٹل میں رہتے ہیں تو وہاں ایک بڑے کمرے میں کئی لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھا ٹھہرایا جاتا ہے، رات دن اکٹھا رہنے کی وجہ سے دوستی یاری کا ہو جانا یقینی بات ہے۔ طلباء اور طالبات کے بیت الخلا بھی اکٹھے ہوتے ہیں، لڑکی نہا رہی ہوتی ہے تو لڑکا دروازے پر انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ بعض مسلمان طلباء نے بتایا کہ اکثر مرتبہ شرارتی طلبا کی طرف سے بیت الخلا کے دروازے کا لاک توڑ دیا جاتا ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ لڑکی کھلے دروازے کے باوجود نہا رہی ہے اور آنے والے لڑکے دروازہ کھول کر اس کے عریاں جسم کو دیکھتے ہیں، جب سب کمرے میں اکٹھے ہوتے ہیں تو ایک

دوسرے کے جسم کے متعلق اپنے اپنے تاثرات بیان کیے جاتے ہیں۔ ان باتوں کا تعلیم سے کیا واسطہ، یہ سب کچھ اپنی تہذیب کے گندے اثرات طلباء کے دل و دماغ میں بٹھانے کیلئے کیا جاتا ہے۔

اکثر طلباء و طالبات باہمی رضامندی کے ساتھ ایک دوسرے سے جنسی ملاپ کرتے رہتے ہیں پس اتنی احتیاط کی جاتی ہے کہ حمل نہ ٹھہرنے پائے چونکہ تعلیم میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یونیورسٹی کی لڑکیوں کے پرس میں سے مانع حمل گولیاں نکلتی ہیں، ایک لڑکی کے پرس میں سے کنڈوم نکلا تو اس کی سہیلی نے ساری کلاس کے طلباء کو لہرا کر دکھایا اس لئے کہ استاد ابھی کلاس میں نہیں پہنچا تھا۔

یہ باتیں اس لئے سپرد قلم کی گئی ہیں کہ مسلمان ماں باپ کو اندازہ ہو سکے کہ ان کے بچے فرنگیوں کے تعلیمی اداروں میں کیسے ماحول میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور ماں باپ کو ان کی کتنی قیمت چکانی پڑتی ہے۔

(۳) ایک سوہنگ پیٹریں

ایک مرتبہ راقم الحروف کو سویڈن کے کالج میں لیکچر دینے کا موقع ملا۔ لیکچر کا عنوان یہ تھا کہ اسلام میں انسانی حقوق کا تصور کیا ہے۔ پرنسپل نے کہا کہ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ لیکچر کے شروع میں سائنس گروپ کے سب طلباء و طالبات موجود ہوں گے، اگر انہیں لیکچر میں دلچسپی محسوس ہوئی تو بیٹھے رہیں گے ورنہ اٹھ کر چلے جائیں گے، ہم انہیں زبردستی روک نہیں سکتے۔

جب لیکچر شروع ہوا تو راقم الحروف نے ٹرانسپیرنسی کے ذریعے اپنے عنوان کو واضح کرنا شروع کیا۔ الحمد للہ طلباء نے اٹھ کر تو کیا جانا تھا دوسری کلاسز کے طلباء اور اساتذہ بھی کمرے میں آ کر بیٹھ گئے، اضافی کرسیاں منگوانی پڑیں۔ جب لیکچر ختم ہوا تو سوال و جواب کا مرحلہ شروع ہوا، ایک لڑکے نے سوال پوچھا کہ آپ انسانی حقوق کی باتیں کر

رہے ہیں جبکہ اسلام نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے۔ راقم الحروف نے وضاحت کی کہ اسلام نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے تاکہ ہر شخص اپنے حالات کے تقاضے کو سامنے رکھتے ہوئے ضرورت کے تحت مناسب فیصلہ کر سکے۔ جب اس کی مثالیں پیش کیں تو حاضرین مطمئن ہو گئے اور کہنے لگے کہ اگلے سوال کا جواب دیں۔ راقم الحروف نے اس نوجوان سے کہا کہ آپ مطمئن ہو گئے ہیں اس نے کہا کہ جی ہاں۔ راقم الحروف نے کہا کہ کیا میں بھی آپ سے ایک مختصر سا سوال پوچھ سکتا ہوں، اس نے کہا ضرور پوچھیں۔ راقم الحروف نے پوچھا کہ آپ کے اس ماحول معاشرے میں جب کوئی نوجوان شادی کرتا ہے تو اس سے پہلے وہ کتنی لڑکیوں سے جنسی تعلقات کا تجربہ حاصل کر چکا ہوتا ہے؟ اس نے کہا سچ بتاؤں؟ راقم الحروف نے کہا ہاں سچ کی تلاش ہے۔ اس نے جواب دیا کہ سکول کالج یونیورسٹی اور نائٹ کلب وغیرہ سب کو گنا جائے تو کم از کم ایک سو لڑکیوں سے ہمبستری کا تجربہ حاصل کر چکا ہوتا ہے، اس پر پوری کلاس میں موجود طلباء اور طالبات نے روز دار قہقہہ لگایا۔

(۴) عورتیں بسوں کی مانند ہیں

ایک فیکٹری میں سٹیم بوائلر لگانے کے لئے فرانس سے انجینئر آیا۔ کام مکمل کرنے میں دو ماہ کی مدت درکار تھی۔ چند دنوں میں فرنگی انجینئر کی مقامی انجینئرز سے کھلی گپ شپ ہونے لگی۔ دو ہفتے کے بعد اس نے کہنا شروع کر دیا کہ مجھے عورت کے بغیر رات کو نیند نہیں آتی۔ اسے سمجھایا گیا کہ یہ مسلمان ملک ہے یہاں بدکاری کے لئے عورتیں آسانی سے نہیں ملتیں۔ اس نے کہا یہ تو بڑی مصیبت ہے چنانچہ اس نے اپنے ساتھ لائی ہوئی فحش فلموں کے مناظر دیکھ دیکھ کر وقت گزارنا شروع کر دیا۔ جب کام مکمل ہوا اور اس کے جانے کا دن قریب آیا تو ایک انجینئر نے اسے کہا کہ کیا تمہاری گرل فرینڈ اب تک تمہارا انتظار کر رہی ہوگی۔ ممکن ہے ان دو مہینوں میں اس نے کسی اور سے آشنائی کر

لی ہو۔ فرنگی انجینئر نے جواب دیا کہ

In our country women are like buses, if you miss one take an other one.

[ہمارے ملک میں عورتیں بسوں کی مانند ہیں، اگر ایک پر سوار نہ ہو سکے تو دوسری سواری کے لیے مل جاتی ہے]

(۵) گائے پالنے کی کیا ضرورت ہے

ایک مرتبہ فیکٹری میں مشین لگانے کے لئے لندن سے انجینئر آیا۔ دو ہفتے کے قیام کے دوران مقامی انجینئر سے اس کی خوب واقفیت ہو گئی۔ دونوں مل کر کام کیا کرتے تھے۔ ایک دن اس نے مقامی انجینئر سے پوچھا کہ تمہارے کتنے بچے ہیں اس نے کہا کہ تین ہیں۔ پھر مقامی انجینئر نے اس سے پوچھا کہ تمہارے کتنے بچے ہیں اس نے کہا کوئی نہیں ہے۔ مقامی انجینئر نے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس نے کہا کہ ابھی میری شادی نہیں ہوئی۔ مقامی انجینئر نے پوچھا کہ اچھا آپ کی عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا باون سال۔ مقامی انجینئر نے کہا کہ آخر کیا بات ہے، آپ پڑھے لکھے ہیں، اچھی نوکری ہے خوب پیسے کماتے ہیں، اتنی عمر ہو جانے کے باوجود شادی نہ کرنے کی آخر کیا وجہ ہے؟ اس نے مسکرا کر جواب دیا کہ

If you can get milk from market , there is no need to keep a cow in the house.

(اگر تمہیں بازار سے تازہ دودھ مل جاتا ہے تو پھر گھر میں گائے پالنے کی کیا ضرورت ہے)

دوسرے الفاظ میں وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ جب ہمیں بدکاری کے لئے نوجوان لڑکیاں آسانی سے مل جاتی ہیں تو گھر میں بیوی رکھنے کی کیا ضرورت ہے کہ روزانہ اسی کا

باسی چہرہ دیکھتے رہیں۔

(۶) اجتماعی زنا کی محفلیں

فرنگی ممالک یورپ میں شادی بیاہ کی خوشی منانے کے لئے کئی مرتبہ ایک بڑا ہال کرایہ پر حاصل کیا جاتا ہے۔ پہلے کھانا پینا ہوتا ہے، پھر رقص وسرور کی محفل منعقد ہوتی ہے، اس کے بعد شراب پی کر اجتماعی طور پر زنا کاری کی جاتی ہے۔ کمرے میں جتنے مرد ہوتے ہیں اتنی ہی عورتیں ہوتی ہیں، ہر مرد وعورت کو اختیار ہوتا ہے کہ جس کو چاہے ملاپ کے لئے پسند کرے۔ بتانے والے نے بتایا کہ اس وقت لائٹ بند کرنے کی تکلیف بھی گوارا نہیں کی جاتی، ہر جوڑا اپنی مستی اتارنے میں مشغول ہوتا ہے دوسرے کی طرف دھیان ہی نہیں ہوتا۔

بعض لوگ بحری کشتیاں کرائے پر حاصل کرتے ہیں اور اجتماعی گناہ کی یہ محفلیں سمندر میں منعقد کی جاتی ہیں۔ اس کے لئے دعوت نامے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ شرکت کے لئے دعوت نامے کا ہر مرد وعورت کے پاس ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(۷) زنا بالجبر کا رجحان

فرنگی ممالک میں مردوں کو برائی کرنے کے لئے ہر وقت عورتیں میسر آجاتی ہیں۔ بعض نوجوان لڑکوں کو یہ بات اچھی نہیں لگتی۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم برائی کرنا چاہیں تو عورت ناں ناں کرے، رکاوٹ ڈالے پھر ہم زبردستی اس کے ساتھ جماع کریں تو اس میں مزہ آتا ہے، چنانچہ وہ زنا بالجبر کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اخباری خبر کے مطابق ایک خاوند نے اپنے تین دوستوں کے ہمراہ رات کے اندھیرے میں اپنی سوئی ہوئی بیوی سے زنا بالجبر کیا۔ اگرچہ اندھیرا تھا عورت دوسرے مردوں کو تو نہ پہچان سکی لیکن جب اس کے اپنے خاوند نے بوس وکنار کرنا شروع کیا تو اس نے پہچان لیا۔ صبح عورت کی رپورٹ

پر اس کے خاوند کو گرفتار کیا گیا تو ساری حقیقت کھل کر سامنے آ گئی۔ پولیس نے خاوند سے پوچھا کہ تمہیں اپنی عورت سے جنسی تعلقات قائم کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی تو پھر ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا کہ زبردستی زنا کرنے میں صحیح مزا آتا ہے۔ ہم چاروں نے پروگرام بنایا کہ باری باری ہر ایک کے گھر میں جا کر اس کی عورت سے زنا بالجبر کر کے معلوم کریں کہ کس کی بیوی زیادہ رکاوٹ ڈالتی ہے اور کس کی بیوی رکاوٹ نہیں ڈالتی۔ میری بیوی نے زیادتی کی ہے کہ اس نے ہمیں گرفتار کروا دیا ہے۔

(۸) کتے سے زنا

ایک عورت نے گھر میں کتا پالا ہوا تھا۔ اس کے خاوند نے مقدمہ درج کیا کہ میری بیوی رات کو میرے پاس سونے کی بجائے دوسرے کمرے میں کتے کے ہمراہ سوتی ہے۔ مجھے علیحدہ سونے پر اعتراض نہیں البتہ اس بات پر اعتراض ہے کہ یہ میری عدم موجودگی میں کتے سے ہمبستری کرتی ہے۔ جب عورت سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ ہاں جتنا وقت کتا اپنی مادہ کے ساتھ گزار سکتا ہے اتنا مرد اپنی عورت کے ساتھ نہیں گزار سکتا۔ جب میں کتے سے ہمبستری کرتی ہوں تو میری خوب اچھی طرح تسلی ہو جاتی ہے۔ خاوند مجھے طلاق دینا چاہتا ہے تو دے دے۔ میں خاوند کو چھوڑ سکتی ہوں کتے کو نہیں چھوڑ سکتی۔

(۹) آلات زنا

بعض شہروں میں ”Adult toys“ کے نام سے دکانیں کھلی ہوئی ہیں۔ ان میں ایسے کھلونے ملتے ہیں جو مباشرت کے وقت لذت کو بڑھا دیتے ہیں پلاسٹک کی بنی ہوئی عورتیں ملتی ہیں تاکہ ان سے جتنا چاہیں جماع کریں۔ انکار کی صورت ہی نہ ہو۔ مردوں کو ایسے آلات ملتے ہیں جن سے عضو خاص کی موٹائی لمبائی دگنی ہو جاتی ہے تاکہ عورت

کی تسکین کا سامان اس کی مرضی کے مطابق ہو سکے۔ سپرے اور دوائیاں تو معمولی بات ہے۔ ایسی ویڈیو فلمیں ملتی ہیں جن میں عورتوں کو جانوروں سے جماع کرتے دکھایا جاتا ہے۔

(۱۰) اورل سیکس

مرد اور عورت جنسی تعلقات کے قائل نہیں رہتے تو ایک دوسرے کے پوشیدہ اعضاء کو چومنا اور چوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ عورت مرد کے عضو خاص کو اپنے منہ میں لیکر خوش ہو جاتی ہے۔ مرد عورت کے پوشیدہ حصے کو اس طرح چاٹتا ہے جس طرح کتا کسی ہڈی کو چاٹ رہا ہوتا ہے جانور بھی وہ کام نہیں کرتے جو انسان بے ایمان کر گزرتا ہے۔

(۱۱) چلے بھی آؤ

فرنگی ماحول میں اگر کسی عورت کو تیس سال کی عمر میں اسکا خاوند چھوڑ دے تو اس عورت کے لئے دوسرا خاوند ڈھونڈنا مصیبت ہو جاتا ہے۔ نائٹ کلب میں اس سے جنسی ضرورت پوری کرنے والے مرد تو روزانہ مل جاتے ہیں۔ اسے اپنانے والا اور بیوی بنا کر گھر میں رکھنے والا کوئی مرد نہیں ملتا۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر دوست کے مطابق فرنگی ماحول میں صرف نوجوان ہی خطرے میں نہیں ہوتے بلکہ اگر کوئی بوڑھا آدمی بھی گھر سے باہر نکلے تو اسے شادی کے لئے کوئی نہ کوئی بوڑھی عورت تیار مل جاتی ہے۔ ایک ۳۲ سال کی نوجوان لڑکی ایک گھنٹہ میک اپ کر کے گھر کے دروازے پر گھنٹوں منتظر رہتی تاکہ اس کا ۶۵ سالہ بوائے فرینڈ اس کی ملاقات کے لئے آجائے۔ بقول شاعر

چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

ہمسائے میں رہنے والی ایک مسلمان عورت کبھی گزرتے ہوئے اس سے پوچھتی کہ کیا حال ہے تو وہ جواب دیتی

Life is very dificult.

(زندگی گزارنی مشکل ہوگئی ہے)

(۱۴) میں۔آپ اور تنہائی

یورپ کے بعض اخباروں میں بڑے بڑے صفحات پر ملاقات کے خواہش مند مرد اور عورتوں کے ہزاروں فون نمبر چھپتے ہیں، جب کئی کئی دن تک کوئی رابطہ نہیں کرتا تو وہ اپنے فون کے ساتھ حسرت بھرے فقرات لکھواتے ہیں مثلاً

میں آپ اور تنہائی (you me and heavan)

نتیجہ:

مندرجہ بالا حالات وواقعات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فرنگی عورت نے بے پردہ ہو کر اور مخلوط محفلوں کی زینت بن کر اپنی قدر گھٹالی ہے۔ مرد کی حیثیت ایک ایسے بھنورے کی سی ہے جس کے سامنے پھولوں کی قطار موجود ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جب وہ ایک کی خوشبو سونگھ لے گا اور رس چوس لے گا تو دوبارہ اس پھول پر بیٹھنے کی بجائے کسی نئے پھول پر جا بیٹھے گا۔ اس سارے کھیل میں کھلونا تو عورت بنی، تماشا بھی عورت ہی بنی، بے پردہ ہو کر اس کے ہاتھ کیا آیا؟ مردوں نے آزادی کے نام پر اسے بے وقوف بنایا۔ جب عورت کے ساتھ استعمال شدہ کاغذ جیسا برتاؤ کیا گیا تو وہ مجبور ہو کر گھر میں کتے پالنے لگی اور ان سے اپنی جنسی ضرورت پوری کرنے لگی۔ ذرا ایسی عورت کے کربناک بڑھاپے کا تصور کریں تو محسوس ہوگا کہ وہ بیچاری تو جیتے جی مرجاتی ہے بلکہ ایسے جینے سے تو مرجانا ہی بہتر ہے۔

آدمی کے پاس سب کچھ ہے مگر ایک تنہا آدمیت ہی نہیں

اسلامی تعلیمات میں باپردہ زندگی گزارنے کا سبق اسی لئے دیا گیا ہے کہ مرد اور

عورت نکاح کے ذریعے باعزت زندگی گزاریں۔ قرآن مجید نے لتسکنوا الیہا کے الفاظ سے ثابت کردیا کہ میاں بیوی کو ایک دوسرے سے سکون ملتا ہے۔ لہٰذا مخلوط محفلوں سے مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے تاکہ میاں بیوی کی توجہ ایک دوسرے پر ہی جمی رہے اور وہ دونوں محبت و پیار کے ذریعے پرسکون زندگی گزاریں۔ عام مشاہدہ ہے کہ اگر بھوکے آدمی کو گھر میں خشک اور باسی روٹی بھی مل جائے تو وہ اسے ہی نعمت سمجھ کر رغبت اور خوشی [illegible]